Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۲ رمضان ۱۴۰۰ھ ؛ ۱۶ وفا ۱۳۵۹ہش ؛ ۱۶ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۶۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بخیریت زیورچ پہنچ گئے

ربوہ ۱۵ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل اعلائے کلمۃ الاسلام اور اشاعت قرآن کریم کے عظیم منصوبے کے سلسلہ میں سوئٹزرلینڈ میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت اور خیر و عافیت کے بارے میں زیورچ سے حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہونے والی کیبل گرام کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ بیگم صاحبہ مدظلہا بھی بخیریت ہیں۔ حضور ۱۲ جولائی کی شام کو بذریعہ کار زیورچ پہنچ گئے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے اپنے پیارے اور محبوب آقا ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضور کے دورہ کے ہر جہت سے کامیاب و کامران ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی تائید سے اس دورے کے بابرکت ثمرات برآمد کرے آمین

○ — حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب کرام التزام سے سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

○ — اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مکرم مرزا امیر احمد صاحب ایم ایس سی بی ایڈ لیکچرار گورنمنٹ سینٹ لیوس ٹیچر ٹریننگ کالج ایبے کوٹہ نائیجیریا کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی رکن ادارہ الفضل کا پوتا اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیر واقف زندگی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا میں کامیابی عطا کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

○ — محترم الحاج خواجہ عبد الرحمٰن صاحب آف گوجرخان بیمار ہیں اور راولپنڈی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (الحاج محمد شریف اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ)

تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ دار کو چاہیئے کہ خدا کے ذکر میں مصروف رہے

روزے میں انسان جسم کی پرورش کرنیوالی روٹی کو چھوڑ کر روح کی سیری کرنیوالی روٹی کھاتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (البقرہ - ۱۸۴)

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں۔ اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا ایک اثر ہے، جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے۔ تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے۔ جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے۔ انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح و تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔"

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے۔ اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۵۸ - ۲۵۹)

عظیم الشان تعلیمی منصوبے کا پہلا اعلان

جماعت سے خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کی معرکۃ الآراء تقریر کتابی شکل میں شائع کردی گئی ہے، ہر احمدی بچے بڑے مرد و عورت کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ اس کا ہر لفظ دل پر نقش کرنے کے قابل ہے اور سطر سطر زندگی کا لائحہ عمل قرار دی جانی چاہیئے۔

یہ کتاب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے امتحان کے لئے مقرر کی گئی ہے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

۱۶ر وفا ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیّہ کی زندگی کا مدار ۔؟

انسان ضعیف البنیان ہمیشہ سے کمزور واقع ہوا ہے۔ اس کے لامحدود ذہن میں طرح طرح کے اوہام، تعصبات اور خیالات پرورش کرتے رہتے ہیں جو کہ اس کے نظریات کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ آوارہ خیال کا طوفان انسانی اعتقادات کی نازک کشتی کے پرخچے اڑا دیتا ہے اور حقیقت ایک متلاشیٔ حق کے لئے دُور سے دُور تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی یہی فطرت بنائی ہے۔

اور اسی فطرت کے عین مطابق اپنا دین بھیجا جس کو دینِ فطرت کہا۔ اور یہ دین تمام دینوں سے ارفع اعلیٰ برتر اور کامل و مکمل دین ہے۔ اس دین نے انسانی فطرت کے تشکیک اور ظن و گمان کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے حق کی شناخت کا بھی کامل اور مکمل طور پر اہتمام کیا۔ اور قرآن حکیم کے ذریعہ بتایا گیا کہ حق کی شناخت کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نشانات الٰہیہ کو قرار دیا ہے۔ اور یہ نشانات ہی وہ چیز ہیں جو کہ اسی دنیا میں اس پیارے خدا کا چہرہ پوری طرح دکھا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نشانات بھیجنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ (بنی اسرائیل: ۶۰)

ترجمہ:۔ (کیا) ہمیں نشانات کے بھیجنے میں اس کے سوا اور کوئی (امر) مانع ہو سکتا ہے کہ پہلے لوگوں نے (ان نشانات) کو جھٹلا دیا تھا اور ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تھا لیکن یہ کوئی وجہ نشان بھیجنے سے رکنے کی نہیں، چنانچہ (جب) ہم نے ثمود (کی قوم) کو ایک اونٹنی ایک روشن نشان کے طور پر دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانوں کو (بدانجام) سے ڈرانے کے لئے ہی بھیجا کرتے ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اگرچہ حق کو جانچنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں لیکن اسکے باوجود لوگ ان سے استفادہ نہیں کرتے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا اظہار بھی ہوتا ہے کہ اگرچہ لوگوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا مگر اس کے باوجود ہم نشانات بھیجنے سے رکیں گے نہیں بلکہ یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے گا تاکہ لوگ حق کو قبول کر کے گمراہی سے بچ سکیں۔

آج دنیا کے تختے پر صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات دکھانے کا نہ صرف وعدہ کرتی ہے بلکہ انہی نشانات کے ظہور کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو دن رات بتدریج ترقی دیتا چلا جا رہا ہے اور آج بھی آپ کو بہت سے لوگ ایسے مل جائیں گے جنہوں نے پچھلے چند ماہ یا چند سال میں اللہ تعالیٰ کا کوئی نشان دیکھا ہو اور وہ حق کو قبول کرنے کی توفیق پا گئے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی تجلیات کبھی کم نہیں ہوتیں۔ ہمارا خدا ایک زندہ متحرک جاندار اور قادر مطلق خدا ہے۔ اس کی قدرتوں اور عظمتوں میں نہ کبھی پہلے کوئی کمی ہوئی تھی اور نہ اب ہوئی ہے۔ جماعت احمدیّہ اسی مستحکم دعوے پر قائم ہے اور یہی اس جماعت کی زندگی کا مدار ہے۔

تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کے ذریعے انسان نفس مطمئنہ کی حالت پر پہنچ جاتا ہے

اس حالت میں اسکی نماز اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ: ۳-۴)

ترجمہ:۔ یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وہ ابتدائی درجہ اور مرحلہ ہے جہاں نماز بے ذوقی اور کشاکش سے ادا کرتا ہے لیکن اس کتاب کی ہدایت ایسے آدمی کے لئے یہ ہے کہ اس مرحلہ سے نجات پا کر اس مقام پر جا پہنچتا ہے جہاں نماز اس کیلئے قرۃ العین ہو جاوے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس مقام پر متقی سے مراد وہ شخص ہے جو نفس لوّامہ کی حالت میں ہے۔

نفس کے تین درجے ہیں۔ نفس امّارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ ایسی حالت میں انسان نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پائی جاتی ہے۔ لیکن جب اسے کچھ ترقی کرتا اور نکلتا ہے تو وہ حالت ہے جو نفس لوّامہ کہلاتی ہے اس لئے کہ وہ اگر بدی کرتا ہے تو اسے شرمندہ بھی ہوتا ہے اور اپنے نفس کو ملامت بھی کرتا ہے اور اس طرح پر نیکی کی طرف بھی توجہ کرتا ہے لیکن اس حالت میں وہ کامل طور پر اپنے نفس پر غالب نہیں آتا بلکہ اس کے اور نفس کے درمیان ایک جنگ جاری رہتی ہے جس میں کبھی وہ غالب آجاتا ہے اور کبھی نفس اُسے مغلوب کر لیتا ہے۔ یہ سلسلہ لڑائی کا بدستور جاری رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرتا ہے اور آخر اُسے کامیاب اور بامراد کرتا ہے اور وہ اپنے نفس پر فتح پا لیتا ہے پھر تیسری حالت میں پہنچ جاتا ہے جسکا نام نفس مطمئنہ ہے اس وقت اس کے نفس کے تمام گند دُور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے فساد مٹ جاتے ہیں۔ نفس مطمئنہ کی آخری حالت ایسی حالت ہوتی ہے جیسے دو سلطنتوں کے درمیان ایک جنگ ہو کر ایک فتح پا لے اور وہ تمام مفسدہ دُور کر کے امن قائم کرے۔ اور پہلا سارا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ ہے۔

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۔ (النمل رکوع: ۳)

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں بڑے بڑے نمبردار۔ رئیس۔ نواب ہی پہلے پکڑے جاتے ہیں اور بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہیں اور اس طرح پر ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے۔ یہی ملوک کا خاصہ ہے اور ایسا ہی ہمیشہ ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح پر جب روحانی سلطنت بدلتی ہے تو پہلی سلطنت پر تباہی آتی ہے شیطان کے علاقوں کو قابو کیا جاتا ہے وہ جذبات اور شہوات جو انسان کی روحانی سلطنت میں مفسدہ پردازی کرتے ہیں ان کو کچل دیا جاتا ہے اور ذلیل کیا جاتا ہے اور روحانی طور پر ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے اور بالکل امن و امان کی حالت پیدا ہو جاتی ہے یہی وہ حالت اور درجہ ہے جو نفس مطمئنہ کہلاتا ہے اس لئے کہ اس وقت کسی قسم کی کشمکش اور کوئی فساد پایا نہیں جاتا بلکہ نفس ایک کامل سکون اور اطمینان کی حالت میں ہوتا ہے کیونکہ جنگ کا خاتمہ ہو کر نئی سلطنت قائم ہو جاتی ہے اور کوئی فساد اور مفسدہ باقی نہیں رہتا بلکہ دل پر خدا کی فتح کامل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کے عرش دل پر نزول فرماتا ہے اسی کو کمال درجہ کی حالت بیان فرمایا ہے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صـ ۱۳۰-۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کے فضائل و برکات

مکرم چوہدری رشید الدّین صاحب فاضل۔ مربّیٔ سلسلہ

دنیوی لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض موسم اور اوقات خاص اہمیت اور امتیاز کے حامل ہوتے ہیں۔ موسم بہار آتا ہے تو درخت نئے شگوفے اور نئی کونپلیں نکالنا شروع کر دیتے ہیں اور باغوں میں پودے پھولوں سے لد جاتے ہیں۔ ہر جگہ شگفتگی اور ترو تازگی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ اس سے متاثر ہو کر انسان کا دل فرحت و انبساط سے بھر جاتا ہے اور کام کرنے کا ایک نیا جوش اور ولولہ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔

روحانی لحاظ سے یہی حال رمضان کا ہے۔ رمضان کی آمد سے مومن اپنے دل میں ایک نرالی فرحت اور شگفتگی محسوس کرتا ہے اور اس کے اندر روحانی مجاہدہ کے لئے ایک نئی امنگ اور تازہ ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔

رمضان رَمَضَ سے نکلا ہے جس کے معنی جلن اور سوزش کے ہوتے ہیں۔ پس رمضان سے مراد ایسا موسم ہے جس میں سختی کے اوقات ہوں۔ روزہ دار خدا تعالیٰ کے لئے بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے۔ گویا رمضان میں اُسے مشکل اوقات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اسی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت اور پیار اُسے حاصل ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ بقرہ)

رمضان کی اہمیت تو اسی امر سے ظاہر ہے کہ نسلِ انسانی کے لئے خدا تعالیٰ کی آخری اور دائمی شریعت قرآن مجید کا نزول اس بابرکت مہینہ میں شروع ہوا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ"

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ قرآن میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

رمضان کا مہینہ ہمیں ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ بندہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی گمراہی اور تاریکی کا مشاہدہ کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر غارِ حرا میں یادِ خدا میں محو رہتا تھا اور غور و فکر میں دن گزارتا تھا۔ اسی تنہائی اور ذکرِ الٰہی میں آپؐ پر رمضان کا مہینہ آگیا اور ایک دن (۲۴ رمضان) فرشتہ آپؐ پر پہلی قرآنی وحی لے کر ظاہر ہوا۔

پس رمضان ان دنوں کو ہمارے سامنے لے آتا ہے جب ضلالت اور گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو دلکش اجالوں اور نور میں لانے کے لئے خدا تعالیٰ نے کمال لطف و احسان سے اپنی دائمی ہدایت کو نازل فرمایا۔

رمضان کے ایام بڑے ہی مبارک اور مقدس دن ہیں۔ گویا روحانی لحاظ سے یہ بہار کا موسم ہے جبکہ شیطانی تحریکات مدھم پڑ جاتی ہیں اور روحانیت کا انتشار ہوتا ہے اسی لئے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ"

(بخاری)

کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ روحانی انتشار کے اس زمانہ میں انسان اگر کوشش اور محنت کرے اور عبادات بجا لائے تو اس کی یہ کوشش اور عبادات بارگاہِ الٰہی میں بڑی مقبول ہوتی ہیں۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

یعنی جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان میں راتوں کو اٹھ کر عبادت بجا لاتا ہے اس کے سب گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

پس روحانی ترقی کے لئے رمضان کے دن بڑے بابرکت دن ہیں اور ان سے پورے طور پر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ احباب جماعت کو اس بارہ میں تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جاتی ہیں۔ کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور اُن میں حائل ہوتا چلا جاتا ہے لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ وُہ بُعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے وہ بُعد جو ایک مخلوق کو خالق سے ہوتا ہے وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے وہ یوں مٹ جاتا ہے وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا یہی وہ حالت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔

جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ میں انہیں کس طرح مل سکتا ہوں تو تو انہیں کہہ دے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے اس کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے جو خدا کا وہ رسّہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا مخلوق کے ہاتھ میں اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسّہ پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں

....

جس شخص کو اللہ تعالیٰ رمضان کا مبارک مہینہ نصیب کرے اور وہ ان دنوں میں سفر میں بھی نہ ہو اور اس کی صحت بھی اچھی ہو اسے چاہیئے کہ وہ پورے مہینہ کے مسلسل روزے رکھے اور اپنے لئے خیر و برکت کے زیادہ سے زیادہ سامان جمع کرے اور ان مبارک ایام کو سستی اور غفلت میں ضائع نہ کرے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۹۳-۳۹۴)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان مبارک ایام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کا ایک اور فائدہ

"روزے رمضان کے اندر مشقت برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرتے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمت نہیں ہارتے بلکہ دلیری سے ان کا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں .... پس روزے قوم میں قربانی کی عادت پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں ..... روزوں کے ذریعہ ان (افراد) کو بھی بھوک اور پیاس کی برداشت کی مشق کرائی جاتی ہے تاکہ جس دن خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانو! آؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو تو وہ سب اکٹھے اٹھ کھڑے ہوں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۷۶ از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

مرسلہ: قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

احمدیہ مشن ماریشس کے زیر اہتمام جلسہ

مبلغ انچارج کا ٹیلیویژن پر انٹرویو

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو ان گنت برکات الٰہیہ اس زمانہ میں نازل ہوئی ہیں ان میں سے ایک عظیم الشان برکت نظام خلافت کا قیام ہے۔ جب بانیٔ احمدیت ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے تو آپ کے مخالفین نے خیال کیا کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ ایسے زلزلہ خیز حالات میں جبکہ ایک طرف آپ کے متبعین جدائی کے صدمہ سے غمگین تھے اور دوسری طرف معاندین جماعت میں تفرقہ کی امید لگائے بیٹھے تھے اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی وفات سے اگلے روز قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے نظام کو قائم فرمایا اور حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطور خلیفۃ المسیح الاول منتخب فرمایا گویا ۲۷ر مئی کو نظام خلافت کے قیام کے ساتھ اس بات کی نشان دہی کی گئی کہ آئندہ سے تحریک احمدیت کا کارواں ہمیشہ ایک خلیفہ کی قیادت میں ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں رہے گا۔

ہمارا ایمان ہے اسلام کی ترقی اور شاندار مستقبل صرف اور صرف نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہے جماعت احمدیہ ماریشس نے ۲۵ر مئی بروز اتوار مرکزی مسجد دار السلام میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰۰ کے قریب احمدی بھائیوں اور بہنوں نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے صدر جناب شمس الحق یادعلی صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم محمود احمد صاحب بیجو نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت کی۔ اس کے بعد عزیزم مختار احمد صاحب بیجو نے نظم سنائی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے خلافت سے متعلق تعارفی تقریر کی اور حاضرین کو توجہ کے ساتھ تقاریر سننے کی تلقین فرمائی۔

صدر صاحب کی اس تعارفی تقریر کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا اور سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے وکیل مبلغ مولوی ابوبکر خان نے "خلافت قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ایک احمدی جرمن بھائی جناب عبد الصبور رائیس صاحب نے انگریزی زبان میں اپنی ربوہ اور قادیان کی زیارت کا ذکر کیا اور کہا کہ اسلامی تعلیمات کا حسین اور دلکش نظارہ ہمیں ربوہ میں نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نہایت ہی جاذب اور موثر شخصیت ہیں۔ مرکز احمدیت کی زیارت کرنے والا ہر فرد متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا مرکز احمدیت میں بین الاقوامی اخوت اور محبت کا بے مثال نمونہ پایا جاتا ہے۔ آپ نے آخر میں کہا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام جیسی نعمت سے مالامال کیا ہے۔

مکرم عبد الصبور صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ ماریشس کے سیکرٹری جنرل جناب سبحان ہیدران صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ پروگرام کے آخر میں خاکسار کی تقریر تھی اس کے بعد عزیزم مظفر احمد ڈوسن کی اتباع میں احباب جماعت نے بآواز بلند خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا بعد ازیں خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد جملہ حاضرین کی مشروبات اور مٹھائی سے تواضع کی گئی اور اس طرح جلسہ یوم خلافت نہایت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

خلافت کے اغراض و مقاصد اور خوبیوں سے روشناس کروانے کے لئے خاکسار کا ماریشس ٹیلیویژن پر انٹرویو دکھایا گیا۔ اس انٹرویو کو نشر ہونے سے چند روز پہلے فلمایا گیا۔ ۲۶ر مئی کو پروگرام "ہمارا دیس ہماری زندگی" میں دکھایا گیا۔ چونکہ یہاں کے طریق کے مطابق ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا پورے ہفتہ کا پروگرام قبل از وقت اخبارات میں شائع ہو جاتا ہے اس لئے احمدیہ جماعت کے اس پروگرام سے بہت سے لوگ پہلے ہی سے آگاہ ہو چکے تھے۔ چنانچہ خاکسار کا انٹرویو ہزارہا لوگوں نے سنا اور دیکھا۔ فالحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روکنڈو (سیرالیون) میں سرکٹ کانفرنس

(مرتبہ: مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ مقیم سیرالیون)

یکم اور ۲ مئی ۱۹۸۰ء کو سیرالیون کے مغربی صوبہ کے علاقہ "روکنڈو" میں ایک تبلیغی اور تربیتی دوروزہ سرکٹ کانفرنس منعقد کی گئی۔ قارئین کرام کی دلچسپی اور دعاؤں کے لئے اس کی مختصر رپورٹ درج کی جاتی ہے۔

پکی سڑک سے تقریباً پانچ میل ہٹ کر گھنے جنگلوں میں پگڈنڈی کے ساتھ ساتھ بکھری ہوئی کچی بستیوں کا نام روکنڈو ہے سرسبز اور گھنے جنگلوں کے قدرتی مناظر کا یہ خوشگوار نظارہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے پر بے اختیار مجبور کر دیتا ہے۔ یہاں کے معمر ترین بزرگ پیرامنٹ چیف مکرم جناب الحاجی عمرو سیسے صاحب جو احمدیت کے لئے بے پناہ جوش اور محبت و عقیدت رکھتے ہیں نے اس ماحول کو اور زیادہ پرکشش اور پسندیدہ بنا دیا ہوا ہے۔ انہوں نے اس علاقہ کی فلاح و بہبود کے لئے احمدیہ سکول جاری کرکے اور احمدیہ مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر کرکے علاقہ کی رونق کو دوبالا کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن لوگ یہاں احمدیت کی صداقت کے نور کو قبول کر کے ابدی رحمت کے وارث بنتے ہیں۔ مکرم جبرائیل کریم صاحب اس علاقہ میں لوکل مبلغ کے طور پر کام کرتے ہیں اور خاکسار نے بھی اس علاقہ کا جو کہ دس مربع میل پر مشتمل ہے ایک تبلیغی دورہ کر کے لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے پیغام کو پہنچانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

یکم مئی کو ہم محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج کی معیت میں تین بجے دوپہر "روکنڈو" پہنچ گئے تھے۔ چیف صاحب بمعہ اپنے علاقہ کے احمدیوں اور سکول کے طلباء کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ساڑھے پانچ بجے شام احمدیہ پرائمری سکول روکنڈو اور احمدیہ پرائمری سکول فوفاواٹر (Fofawater) کی فٹ بال ٹیموں کے درمیان ایک بہت دلچسپ میچ ہوا۔ شائقین نے فرط مسرت میں تالیاں بجا بجا کر کھلاڑیوں کو داد دی اور حوصلہ افزائی کی۔ میچ کے آخر میں محترم امیر صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ دونوں ٹیموں کے کپتانوں کو نقدی کی صورت میں انعام دیا۔

شام تک مہمان لوکل بسوں اور ٹیکسیوں کے ذریعہ جمع ہو گئے تھے اور ہر طرف چہل پہل اور رونق تھی۔ جماعت روکنڈو کی طرف سے طعام اور رہائش کا بہت تسلی بخش انتظام تھا۔ ہر چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔

محترم امیر صاحب نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں، بعد میں آپ نے حاضرین کو اپنی زریں نصائح سے نوازا اور اپنے شب و روز کو دعاؤں میں گزارنے کی تلقین کی۔

صبح ۴ بجے معلم جبرائیل کریم صاحب کی نگرانی میں خدام اور اطفال نے بلند آواز میں صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا۔ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور درود شریف پڑھ پڑھ کر جنگل کی ساری فضا کو حمد و ثناء سے معطر کر دیا۔ سب مہمان اور میزبان نماز تہجد کے لئے جاگے اور محترم امیر صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی گئی۔ درد والحاح سے دعائیں ہوئیں اور خوب ہوئیں۔ امن عالم اور غلبۂ اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں مانگی گئیں۔

محترم امیر صاحب نے دعا کی اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی

نماز فجر کے بعد خاکسار نے درود شریف کی اہمیت بیان کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۂ وقت کی ہمیں نصیحت ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیج کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بنائیں اور دنیا کو بتائیں کہ ہم احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پرستار اور حقیقی عاشق ہیں۔

۲ مئی جمعہ کا مبارک روز تھا۔

کانفرنس کی تقریروں کا آغاز ۹½ بجے محترم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم معلم عباس کمارا صاحب نے سورۃ جمعہ کی آیات تلاوت کیں بعد میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے شعر ترنم سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم چیف الحاجی عمرو سیسے صاحب نے استقبالیہ پیش کیا اور پرجوش الفاظ میں سب حاضرین کو خوش آمدید کہا اور مقررین کی تقریروں کو پورے غور اور توجہ سے سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

چیف صاحب کے بعد محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج نے اپنی صدارتی تقریر میں انسان کی اعلیٰ مقصد حیات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہم احمدیوں کا مقصد حیات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے، اس کے حصول کے لئے ہمیں جماعتی اور انفرادی سطح پر کوشش کرنی چاہیئے۔

سب سے پہلی تقریر خاکسار مجید احمد سیالکوٹی کی ہوئی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے عنوان پر ۴۵ منٹ تک تقریر کی۔

خاکسار کے بعد مکرم جبرائیل کریم صاحب نے قربانیوں کی اہمیت کو مؤثر رنگ میں بیان کیا اور سامعین کو مشن کی ترقی کے لئے مالی قربانی کرنے کی پرزور الفاظ میں اپیل کی۔ اسی وقت شمع احمدیت کے پروانوں نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کا نمونہ دکھاتے ہوئے بڑے جوش و خروش سے میز پر آ کر اپنے مالوں کو پیش کیا اور آنِ واحد میں خاصی رقم جمع ہو گئی جو ان سادہ دل لوگوں کے مضبوط ایمان کا بڑا زبردست ثبوت ہے۔

بعد میں پرائمری سکول کے طلباء نے ایک نہایت دلچسپ اور معلوماتی مذہبی پروگرام پیش کیا۔ اس پروگرام میں نماز پڑھنے کا طریق، اسلام اور احمدیت کا تعارف اور تبلیغ تھی۔

اس پروگرام کے بعد مکرم الحاجی کمانڈا بونگے سیکرٹری جنرل برائے احمدیہ مشن اور الحاجی عبداللہ کولی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد مبارک اور دعا کی تاثیر پر بڑی مدلل تقاریر کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قبولیت دعا کے نشان کو پیش کیا۔

اختتامی تقریر محترم جناب امیر صاحب کی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے چیف صاحب اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کامیاب کانفرنس کے انتظامات کا تسلی بخش اہتمام کیا۔ آپ کا خطاب تبلیغی اور تربیتی پہلوؤں کو لئے ہوئے تھا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ تجدید اسلام ہمارا مقصد ہے۔ اُمّتِ مسلمہ ۷۳ فرقوں میں بٹ چکی ہے جبکہ فرقے احمدیت کے خلاف ہی متحدہ محاذ قائم کرتے ہیں اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور پیشگوئی کو پورا کر دیتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت انتشار کا شکار ہو کر اسلام کی تشریحات میں اختلافات شروع کر دے گی۔ ان کے انتشار کو دور کرنے اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ یہ ظہور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وجود باجود میں ہوا ہے۔

دوران کانفرنس چار نوجوانوں نے بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ محترم امیر صاحب نے ان کیلئے اجتماعی دعا کروائی۔

دو بجے جمعہ کی نماز ادا کی گئی۔ محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کی تفسیر پیش کی۔ قناعت اور توکل علی اللہ جیسی صفات میں رنگین ہونے کی تلقین کی۔

نماز جمعہ کے بعد کانفرنس ہال میں جو کہ بانسوں اور پام کے درختوں سے بڑی محنت سے نہایت خوبصورت، سایہ دار اور ہوادار بنایا گیا تھا سب مہمانوں نے کھانا کھایا۔ کھانے کا انتظام بہت عمدہ اور اعلیٰ تھا اور چیف صاحب کی فراخدلی اور احمدیت سے محبت کا ثبوت تھا۔

کھانے کے بعد اجتماعی تصاویر ہوئیں۔ بعد میں اجتماعی دعا کے بعد مہمان اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے ——— آخر میں قارئین سے پھر دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

گذارش ہے کہ قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۲۵ جولائی ۱۹۸۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک پاس احمدی نوجوانوں کو وقفِ زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار۔ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

۲۵ جولائی تک توسیع اس لئے کی گئی ہے تاکہ آپ اس بارہ میں مزید کوشش فرما سکیں۔ انٹرویو سے قبل امیدواران کے کوائف مکمل کرنے کے لئے بھی آپ ہی کی خصوصی توجہ اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح دکالت دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا اور داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر سترہ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

مرکزی اجتماع میں ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہونا چاہیئے قائدین مجالس اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تاثیراتِ روزہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک   کی بناء پر جب رمضان کے علاوہ متواتر کئی ماہ تک روزے رکھے تو فرمایا کہ اس اثنا میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گذشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی غرض اس طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں" (نقادی صـ ۱۳۱)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میری دختر عزیزہ مبارکہ انوار اسلام آباد کو ۲۳ جون ۱۹۸۰ء کو ایک حادثہ میں ماتھے پر چوٹیں آئیں اور ۳۶ ٹانکے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ اللہ کے فضل سے اب رو بصحت ہے۔ جو

مختصر جائزہ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ

جنوری تا مارچ ۱۹۸۰ء

گذشتہ سہ ماہی میں ناصرات الاحمدیہ کی ۲۹ تنظیموں نے ماہوار رپورٹیں ارسال کی تھیں۔ اس سہ ماہی میں ۵۰ لجنات کی طرف سے ناصرات کی رپورٹیں موصول ہوئیں یعنی گذشتہ سہ ماہی کے مقابلہ میں اس مرتبہ مزید ۲۱ تنظیموں سے ناصرات کی ماہوار رپورٹیں ملیں۔ الحمد للہ نام مندرجہ ذیل ہیں۔

ربوہ، چنیوٹ، فیصل آباد شہر، گوکھووال ضلع فیصل آباد، گجرات شہر، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاء الدین، سعد اللہ پور، گولیکی اور کھاریاں ضلع گجرات، چونڈہ اور گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ، سرگودھا شہر، خوشاب، بھیرہ، چک ۹۷ پنیار، چک ۸۷ شمالی، بھابھڑہ اور چک ۳۱ جنوبی ضلع سرگودھا۔ لاہور شہر، قیادت نمبر ۱، قیادت نمبر ۴، قیادت نمبر ۶ کراچی، ساہیوال شہر، قصور، ملتان، بہاولپور، مردان، سانگھڑ (سندھ) حیدر آباد (سندھ) بشیر آباد اور چک مبارک آباد ضلع حیدر آباد، پیرو چیچی، کنری، کریم نگر اور محمد آباد ضلع تھرپارکر، انور آباد ضلع لاڑکانہ تمر آباد ضلع نواب شاہ، چک ۱۶۱ مراد ضلع بہاولنگر، شیخوپورہ، سانگلہ ہل، کلسیاں، دور بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ، گوجرانوالہ شہر، حافظ آباد، راولپنڈی، واہ کینٹ، گوجر خان، کوٹلی (آزاد کشمیر) جہلم شہر، شکارپور (سندھ)

مندرجہ ذیل ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے مکمل تین رپورٹیں موصول ہوئیں۔ قیادت نمبر ۱ قیادت نمبر ۴ اور قیادت نمبر ۶ کراچی، ربوہ، شیخوپورہ، سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ، سرگودھا، فیصل آباد، گوکھووال ضلع فیصل آباد، سعد اللہ ضلع گجرات، بہاولپور، سانگھڑ (سندھ) انور آباد ضلع لاڑکانہ کنری (سندھ) کریم نگر ضلع تھرپارکر، لاہور شہر۔

نتیجہ شہری ناصرات الاحمدیہ اوّل ربوہ دوم قیادت نمبر ۱ کراچی۔ سوم قیادت نمبر ۴ کراچی، چہارم شیخوپورہ

دیہاتی ناصرات الاحمدیہ اوّل سعد اللہ پور ضلع گجرات، دوم گوکھووال ضلع فیصل آباد، سوم کریم نگر ضلع تھرپارکر، چہارم انور آباد ضلع لاڑکانہ اور بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔

قصبات میں سانگلہ ہل کا کام نمایاں رہا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام"، مقرر ہے۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے منگوا کر مطالعہ فرما دیں۔

ماہ اگست میں حضور کا "جماعت سے خطاب" مقرر ہے۔ خدام نوٹ فرما لیں۔ اور کتب منگوا کر مطالعہ کریں۔

حل شدہ پرچے

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ حل شدہ پرچے جلد ارسال فرما دیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۳۳: میری دوسری لڑکی عزیزہ حامدہ فاروقی لندن میں بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ عزیزہ کا اپریشن ہوگا۔ میری اہلیہ اس کی بیماری کی وجہ سے لندن گئی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق اپنے فضل و کرم سے ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(مسعود احمد خورشید کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

مکرم	ملک عبد الرب صاحب گول بازار ربوہ	۱۵/-	روپے
مکرمہ	صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ	۱۰/-	"
مکرم	سہیل احمد صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ بہن بھائی	۶۳/-	"
"	چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم منجانب محلہ دار النصر غربی	۱۰/-	"
مکرمہ	بیگم زاہدہ نیاز محمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰۰/-	"
"	بشریٰ خانم صاحبہ " "	۵۰/-	"
"	مسز جمیل احمد میجر وحدت کالونی لاہور	۲۵/-	"
مکرم	قاضی طاہر احمد صاحب راجگڑھ "	۴۰/-	"
"	رانا عبد المنان خان صاحب دار الذکر لاہور	۱۰/-	"
"	میاں نذیر احمد صاحب " "	۴۰/-	"
"	ملک عبد العظیم صاحب " "	۱۰/-	"
"	شیخ رفیق احمد صاحب " "	۲۰/-	"
"	عبد اللطیف انور صاحب ٹاؤن شپ لاہور	۲۵/-	"
مکرمہ	امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انار کلی لاہور	۱۰/-	"
"	بیگم قاضی عطاء اللہ صاحب مغلپورہ لاہور	۳۰/-	"
مکرم	منور احمد جاوید صاحب " "	۲۰/-	"
"	محمد لطیف مرزا صاحب " "	۱۰/-	"
"	چوہدری وحید سلیم صاحب محمد نگر لاہور	۱۰/-	"
مکرمہ	اہلیہ محمود متین صاحب " "	۱۰/-	"
"	بیگم مبارک اختر صاحب " "	۱۰۰/-	"
مکرم	عطاء اللہ ڈار صاحب " "	۱۰/-	"
"	فتح محمد صاحب چوہدری " "	۳۰/-	"
"	شیخ نعیم احمد صاحب سلطان پورہ لاہور	۲۰/-	"
"	ملک محمد انور صاحب شمالی چھاؤنی	۱۰/-	"
مکرمہ	مسز ارشاد پراچہ صاحبہ چھاؤنی جنوبی لاہور	۵۰/-	"
مکرم	خلیل احمد صاحب " "	۱۰/-	"
مکرمہ	شہزادی بلقیس منان صاحبہ " "	۱۰/-	"
مکرم	اخوند فیاض احمد صاحب " "	۱۰/-	"
"	محمد احمد صاحب " "	۱۰/-	"
مکرمہ	حمیدہ بیگم صاحبہ سمن آباد لاہور اہلیہ شیخ شریف احمد صاحب	۱۰۰/-	"
"	اہلیہ منور علی صاحب سمن آباد لاہور	۳۰/-	"
"	قدسیہ سلطانہ صاحبہ " "	۲۰/-	"
"	بیگم محمد حمید اللہ قریشی صاحب " "	۱۰/-	"
مکرم	قریشی محمود احمد صاحب " "	۲۵/-	"
مکرمہ	شمیم طاہرہ صاحبہ " "	۴۰/-	"
مکرم	ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب " "	۵۰/-	"
مکرمہ	امۃ الرشید صاحبہ " "	۱۰/-	"
مکرم	شفقت جاوید صاحب " "	۱۰/-	"
مکرم	غلام نبی صاحب اعوان رحمان پورہ لاہور	۱۰/-	"
"	عبد الحلیم ابن عبد الباسط صاحب "	۲۵/-	"
"	محمد افضل جیمہ صاحب مزنگ لاہور	۱۰/-	"
"	چوہدری مطیع الرحمن صاحب فیکٹری ایریا لاہور	۱۰/-	"
"	سلیم احمد خان صاحب " "	۴۰۰/-	"
"	ملک عبد المتین صاحب سول لائن لاہور	۱۵/-	"
"	محمد امجد صاحب " "	۱۵/-	"

(باقی)

ذکرِ الٰہی

اسلام نے ذکرِ الٰہی پر بڑا زور دیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور پاک نمونہ کے مطابق ہر موقع کے لحاظ سے ذکرِ الٰہی کا طریق بھی بتایا ہے۔ اور اس کے بے شمار فوائد سے بھی آگاہ فرمایا ہے مثلاً (۱) ذکرِ الٰہی سے اللہ تعالےٰ کی محبت دل میں ترقی کرتی ہے۔

(۲) درود کے نتیجہ میں محبت رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) کثرت سے درود کے نتیجہ میں زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہو جاتی ہے۔

(۴) ہر آدمی کے دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور بعض بُرے بھی مگر ذکرِ الٰہی سے وہ محفوظ رہتا ہے اور وہ عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

(۵) ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے رؤیا۔ کشوف اور الہام کے علاوہ قبولیت دعا کا بھی شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے گذارش ہے کہ ہر وقت چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے ذکرِ الٰہی کرنے کی عادت ڈالیں تا ہم اس کی برکتوں اور قربِ الٰہی سے مشرف ہوں۔ خدا تعالےٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کا سب سے چھوٹا بھائی عزیزم محمد عتیق ابن مکرم محمد رفیق صاحب سمن آباد لاہور سکوٹر اور ویگن کے ایک حادثہ میں ۲۹ جون کو رات ساڑھے آٹھ بجے گوجرانوالہ چھاؤنی میں بعمر ۲۷ سال وفات پا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نمازِ جنازہ مکرم چوہدری عبد الستار صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا مکرم قریشی محمود احمد صاحب نائب صدر حلقہ سمن آباد نے کرائی۔ مرحوم بہت خوش اخلاق، منکسر المزاج اور نافع الناس تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور غمزدہ والدین اور بہن بھائیوں کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے ان تمام بہنوں اور بھائیوں کا ممنون ہے جنہوں نے اس موقع پر ہمارے ساتھ تعاون فرمایا اور ہم سے تعزیت فرمائی۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد سعید احمد سپرنٹنڈنگ انجینئر A/۶۷ طفیل روڈ۔ راولپنڈی)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ رحیمن صاحبہ بیوہ چوہدری عطاء محمد صاحب آف خان پور (نزد سرہند۔ بھارت) حال ٹوبہ ٹیک سنگھ مختصر علالت کے بعد ۳۰ جون کو بوقت ساڑھے تین بجے صبح وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ انتہائی بے نفس اور ایثار پیشہ خاتون تھیں۔ وفات سے صرف ایک ہفتہ قبل مرحومہ کی گم شدہ وصیت جو آپ نے ۱۹۳۳ء میں کی تھی مل گئی۔ اور آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جنازہ میں بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ اور ربوہ تک بہت سے احباب جنازہ کے ساتھ آئے۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عطاء اللہ امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے" (مینجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان برائے وظائف حقوق طلبا

جیسا کہ الفضل مورخہ ۵ر جولائی ۱۹۸۰ء میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ سکول میں پڑھنے والے بعض طلباء، یا ان کے والدین کی طرف سے وظائف ادائیگی حقوق کے سلسلہ میں بہت غلط رنگ میں درخواستیں بھجوائی جا رہی ہیں۔

یہ وظائف والدین کی مالی امداد کے لئے ہرگز نہیں ہیں بلکہ صرف ان لازمی اور لابدی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہیں جو والدین برداشت کر ہی نہیں سکتے اور ان طلباء کے لئے ہیں جو قواعد کے تحت حقدار ہوں۔

بعض امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ایسی درخواستوں کی تصدیق کر کے بھجوا رہے ہیں۔ جن میں بچوں کے خوراک و لباس کے اخراجات کو تعلیمی اخراجات شمار کیا گیا ہے۔ جبکہ بچے والدین کے ساتھ ہی رہ رہے ہیں۔

جو بچے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں اور والدین اس سے قبل ان کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ انہیں لازماً یہ اخراجات برداشت کرنے چاہئیں۔ افراد کی طرف سے وظائف ادائیگی حقوق کا مطالبہ ان قواعد کے تحت ہی ہونا چاہیئے۔ جو مطبوعہ فارم پر درج ہیں۔

۲۔ ہر احمدی بچہ میٹرک تک اور ہر احمدی بچی مڈل تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ یہ معاملہ افراد سے نہیں بلکہ خالص طور پر امراء کرام / صدر صاحبان جماعت سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ جہاں دیکھیں کہ کسی احمدی بچہ یا بچی کی تعلیم میں کوئی روک پیدا ہو رہی ہے تو وہ اپنے سیکرٹری تعلیم اور تعلیمی کمیٹی کے ذریعہ مقامی طور پر اس روک کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر اس سلسلہ میں کسی مرکزی امداد کی ضرورت ہے تو اس کے متعلق مرکز میں رپورٹ جماعت متعلقہ کی طرف سے آنی چاہیئے نہ کہ افراد کی طرف سے۔

افراد کے لئے لازم ہے کہ وہ درخواست فارم میں مندرجہ قواعد کے تحت ہی درخواستیں بھجوائیں۔ امراء کرام / صدر صاحبان جماعت تصدیق کرتے وقت ان امور کا خیال رکھیں

(ناظر تعلیم ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم عبدالمجید صاحب فیدا کارکن نصرت آرٹ پریس کی والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ زوجہ اللہ رکھا صاحب ۲۱ر جون ۱۹۸۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر ۸۵ سال تھی، نماز جنازہ مکرم مولوی اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن نے پڑھائی اور ۲۲ جون کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن میں ایک مکرم عبدالمجید صاحب اور دوسرے بشیر احمد صاحب ہیں تیسرے بیٹے نذیر احمد آسامی صاحب آسام میں فوت ہو گئے تھے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین

میڈیکل کالج فیصل آباد کے احمدی طلباء کے لئے ضروری اعلان

ایسے احمدی طلباء، جنہوں نے اس سال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ لیا ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

۱۔ وسیم احمد باجوہ (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن)
42-C اقبال ہال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد۔

۲۔ رشید احمد عارف (فائنل ایر)
7-C اقبال ہال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد

نیز امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اور والدین کرام بھی ایسے احمدی طلباء کے نام اور پتہ جات سے آگاہ کریں۔

احسان اللہ ہاشمی
سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد

وقفِ جدید کے بارہ میں
احمدی مستورات کی عظیم ذمہ واری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

" اگر .... تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ واری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں ..... تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن ...... بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

حضور کے یہ الفاظ ہر احمدی خاتون کو عملی اقدام کی دعوت دے رہے ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرا جواں سال بیٹا حمید اللہ خان پچھلے سال ۱۷ جولائی سے گھر سے لاپتہ ہے۔ عزیز کو اعصابی کمزوری ہے۔ رنگ سفید۔ درمیانہ قد۔ اور دائیں طرف ناک کے نیچے ایک نمایاں تل کا نشان ہے۔ جس صاحب کو پتہ لگے وہ ہمیں اطلاع دے۔ اور پانچ ہزار نقد انعام حاصل کرے۔ تمام قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو بحفاظت گھر واپس لائے۔

دامۃ الرشید فرحت بیگم خان حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ ربوہ
دارالرحمت شرقی ب

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ صدر اپنے پیارے اور ہر دلعزیز قائد ضلع مکرم جناب مظہر احمد قریشی صاحب کی اچانک اور ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم احمدیت کے شیدائی تھے۔ مکرم جناب مظہر احمد قریشی صاحب نہایت خوش اخلاق۔ منکسر المزاج، متوکل مہمان نواز صاحب فراست اور جرأت مند انسان تھے۔

آپ کی زیر قیادت خدام احمدیت کراچی نے اپنے روحانی اخلاقی اور تعلیمی معیار کو بلند کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ قائد ضلع بنے ہوئے آٹھ ماہ کا عرصہ بھی نہیں ہوا تھا کہ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی میں ایک نئی روح پھونک دی۔

ہم اس ذات باری سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اپنے خاص قرب سے نوازے۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہر دم اور ہر آن ان کو اپنی حفاظت میں رکھے آمین

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ
صدر کراچی

اکسیر گلٹی پستان
اکسیر کنار
تریاق زہر باد
وسمیت ۱۹ اکسیرات حیوانات
فی پیکٹ ۲/- درجن ۱۸/- گرس ۹۰/۲۰۱ پوسٹ علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
پاکستان
لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah